Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ — ۱۶ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۴ اخاء ۱۳۳۴ ہش ۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۳۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"رات نیند اچھی آ گئی صبح قبض کی وجہ سے گھبراہٹ تھی۔ اب طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

فرانسیسی حکام نے ہسپانوی مراکش کی سرحد پر تمام سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی

مراکش میں فرانس کی فوجی چوکیوں پر مسلح حملوں کے بعد فرانسیسی حکام کی احتیاطی تدابیر

رباط ۳ اکتوبر۔ کل مراکش میں فرانسیسی حکام نے شمالی مراکش اور ہسپانوی مراکش کی سرحد کے قریب تمام سڑکیں بند کر دیں۔ یہ اقدام فوجی چوکیوں پر نامعلوم مسلح گروہوں کی طرف سے حملوں کے بعد کیا گیا ہے۔

کل رات اچانک تین فوجی چوکیوں پر حملہ ہوا۔ حملہ آور جو پوری طرح مسلح تھے۔ متعدد مکانات کو آگ لگانے کے بعد ہسپانوی علاقے میں فرار ہو گئے۔ ان حملوں کے بعد ایک فرانسیسی افسر نے بتایا کہ فرانس کی فوجی چوکیوں پر اتنا بڑا حملہ پہلے کبھی نہیں کیا گیا۔ اس نے مزید کہا گوریلا دستوں کی سرگرمیاں اب تک الجزائر تک محدود تھیں لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ان دستوں نے مراکش میں بھی اپنی سرگرمیاں شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

انڈونیشیا کے عام انتخابات میں نیشنلسٹوں کی کامیابی کا امکان؟

جکارتہ ۳ اکتوبر۔ انڈونیشیا کے عام انتخابات کے غیر سرکاری نتائج سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اب علی شاسترو میجو کی نیشنلسٹ پارٹی جیت رہی ہے۔ ان اندازوں کے مطابق اب تک نیشنلسٹوں کو ۳۷ لاکھ ۷۰ ہزار ووٹ شومی پارٹی کو ۲۶ لاکھ ۲۰ ہزار اور کمیونسٹوں کو ۲۲ لاکھ ۹۱ ہزار ووٹ ملے ہیں۔ دسطی جاوا میں نیشنلسٹوں کو خاص کامیابی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے بیان کیا جاتا ہے وہ شومی پارٹی سے آگے نکل گئی ہے۔

مغربی اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا بہترین وقت یہی ہے

بعض قدرتی وجوہات کی بنا پر اسلام میں انکی دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے

جامعۃ المبشرین کے طلباء سے مبلغ امریکہ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر اور دیگر مبلغین کرام کا خطاب

ربوہ ۳ اکتوبر۔ کل صبح جامعۃ المبشرین میں مبلغ امریکہ مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے موجودہ عالمی صورتِ حال پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ آج ذہنی اعتبار سے دنیا اسلام کے اس قدر قریب آ چکی ہے کہ اگر ہم ہمت سے کام لیں تو مغربی اقوام آسانی سے اسلام کی آغوش میں آ سکتی ہیں۔ آپ نے کہا اُن تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا بہترین وقت یہی ہے۔ کیونکہ بعض قدرتی وجوہات کی بنا پر ان کی اسلام میں دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اندریں حالات ہم میں سے ہر شخص کو اپنے دل میں یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ اس انتہائی اہم موقعہ پر کہ جب دنیا کفر اور اسلام کے دوراہے پر کھڑی ہے۔ تبلیغ کا فریضہ کما حقہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

استقبالیہ تقریب

آپ ایک استقبالیہ تقریب میں جامعۃ المبشرین کے طلباء سے انگریزی زبان میں خطاب کر رہے تھے۔ آپ کے علاوہ جامعہ کے پرنسپل مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی درخواست پر مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبد الحی صاحب اور سابق مبلغ فرانس مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے بھی طلباء سے خطاب کیا۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق اپنے تجارب بیان کئے۔

دنیا کے حالات میں ایک واضح تبدیلی

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے اپنی تقریر میں فرمایا آج سے پچاس سال قبل اسلامی دنیا کی حالت بہت خستہ تھی۔ اور مغربی اقوام اسلام کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتی تھیں۔ اہل مغرب اسلام کو وحشت و بربریت کا مذہب تصور کرتے تھے۔ اور خود نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر پر حملے کرنے میں انہیں کوئی باک نہ تھی۔ آپ نے کہا یہ حالت کم و بیش پہلی جنگ کے بعد تک اسی طرح جاری رہی۔ لیکن اب دوسری جنگ عظیم کے بعد سے دنیا کے حالات میں ایک واضح تبدیلی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دنیا واضح طور پر دو مختلف مادی نظریوں کی بدولت دو علیحدہ علیحدہ بلاکوں میں اس طرح بٹ گئی ہے کہ ان دونوں کے باہم متحد ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ دونوں طرف ایک ہولناک تصادم کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس نظریاتی جنگ میں جس نے دنیا کو کمیونزم اور مغربی جمہوریت کے دو علیحدہ علیحدہ بلاکوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ دونوں

(باقی صفحہ ۵ پر)

اخبار ربوہ

— ربوہ ۳ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت گھبراہٹ اور درد گردہ کی تکلیف کے باعث تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت کچھ بہتر ہے۔ رات نیند بھی آ گئی اور گھبراہٹ میں بھی کمی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء

شرمناک

"بمبئی کی ایک مسجد میں دو مولوی صاحبان کے عقیدت مند آپس میں الجھ گئے اور مسجد کے اندر پہلے گھونسے اور جوتے چلے پھر لاٹھیوں اور سوڈا واٹر کی بوتلوں کا تبادلہ ہوا۔ حتیٰ کہ پولیس موقع پر آپہنچی۔ اور اس نے امن قائم کیا۔ بمبئی کے وزیر اعلیٰ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے مسلمانوں کے ایک پبلک جلسہ میں اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا۔ اور اپنی تقریر میں یہ کہا ہے۔ کہ اس سے پہلے آپ لوگ عید گاہ میں لڑائی کر چکے ہیں۔ اب آپ نے مسجد میں فساد کیا، میں جب خانہ خدا میں دنگا فساد کی خبر سنتا ہوں۔ تو مجھے شرم آتی ہے۔ مگر افسوس کہ آپ کو شرم نہیں آتی"

(نوائے وقت سر راہے مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس پر نوائے وقت کے "سر راہے" نگار نے یہ فقرہ چست کیا ہے۔ کہ

"کاش بمبئی کے ان مولویوں کو مسٹر ڈیسائی کی یہ بات سن کر ہی شرم آسکے"

خدا جانے یہ کیوں ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ وہی لوگ جو مذہب کے نام پر عوام کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ عوام کی اصلاح کی بجائے ایک دوسرے کی اصلاح کرنے لگتے ہیں۔ اور اکثر نوبت ہاتھا پائی سے گزر کر قوموں کی خانہ جنگی تک پہنچ جاتی ہے۔ ایسے لوگ ہر مذہب میں پائے جاتے ہیں۔ برہمنوں میں بدھ بھکشوؤں حتیٰ کہ ان لوگوں میں بھی جن کے نزدیک جوں مارنا بھی ہنسا میں داخل ہے۔ یہ چیز عام طور پر ان مذاہب میں زیادہ ملے گی۔ جن میں Priest class خاص طور پر ایک علیحدہ فرقہ تصور ہوتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اگرچہ اسلام نے ایسے ادارہ کی حمایت کبھی نہیں کی۔ اور کسی ایسی مذہبی اجارہ داری کی تائید نہیں کی۔ مگر اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہبوں کے اثر سے مسلمانوں میں بھی ایسی جماعت مدت سے پیدا ہو چکی ہے۔ اور ان میں بھی ایسی ہی برائیاں رونما ہو رہی ہیں۔ جیسی کہ دوسرے مذاہب کی ایسی جماعت میں ہوتی ہیں،

موجودہ عیسائیت اور دیگر اسی قسم کے بگڑے ہوئے مذاہب میں رہبانیت کی وجہ سے یہ برائیاں پیدا ہونی لازمی تھیں۔ خاصکر اس لئے بھی کہ ان مذاہب میں جو احکام دئیے گئے ہیں۔ وہ اس زمانہ کے لحاظ سے مختصر اور محدود تھے۔ خواہ وہ جاودانی صداقتوں پر ہی کیوں نہ مبنی ہوں۔ اس لئے علم و عمل صرف چیدہ چیدہ انسانوں تک محدود رہتا ہے۔ عوام کے لئے مقدس صحیفوں اور مذہبی عبادات کی کنہ سمجھنا ضروری نہیں ہوتا۔ موجودہ عیسائیت میں رہبانیت نے اتنی ترقی کی ہے۔ کہ عام انسان راہبوں کے پاس اعتراف گناہ کر کے گناہ بخشوا بھی سکتے ہیں۔ اور یہ کام اس پستی کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ کہ عموماً عوام اس امید سے دل کھول کر گناہ کر لیتے ہیں۔ کہ پادری صاحب سے بخشوا لئے جائیں گے۔

اس طرح پادریوں اور پروہتوں کے ہاتھ میں ایک بے پناہ طاقت آجاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جہاں طاقت کا سوال ہوتا ہے۔ وہاں باہمی جھگڑے بھی ضرور ہوتے ہیں۔

اسلام نے

لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ

یعنی کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا فرما کر دراصل پاپائیت اور پروہتی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان بھی اس سے نہیں بچ سکے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم آئے دن مولویوں کی باہمی جنگ و جدل کی خبریں سنتے رہتے ہیں۔ پھر اسلام نے تقویٰ کو معیار بزرگی مقرر فرمایا ہے۔ فرمایا:۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی کا زیادہ درجہ ہے۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ متقی لوگوں کو جو فوقیت حاصل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ وہ اس کا اجر دیتا ہے۔ اگرچہ ایسے لوگوں کی عزت عوام بھی ضرور کرتے ہیں۔ مگر تقویٰ کا حقیقی اجر یہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا حقیقی اجر اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ ایک حقیقی متقی انسان کی عزت عوام کو تقویٰ کی وجہ سے کرنی چاہیئے۔ نہ کہ اس کے علم کی وجہ سے۔ اب جو عالم دین محض علم کی وجہ سے اپنی عزت کی خواہش کرتا ہے۔ اس کو متقی کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ اور جو اپنے آپ کو علی الاعلان متقی یا صالح کہتا ہے۔ بلکہ متقیوں اور صالحین کی ایک سیاسی پارٹی بناتا ہے۔ ایسا انسان سوا اس کے کہ اسلام کے اندر فرقہ بازی کو ہوا دے۔ اور باہمی جھگڑوں اور تنازعات کو بڑھائے۔ اور کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

ہمارے اہل علم حضرات پہلے ایک فائق گروہ ہونے کی بنا پر باہم لڑتے رہے ہیں۔ اور اب بھی لڑتے ہیں۔ یہ امر پہلے محض محدود معاشرتی برائی تھا۔ مگر اب وہ منظم ہو رہے ہیں۔ اگر ایسی جماعتیں باہم مل کر اسلام کی واقعی خدمت کریں۔ تو قابل اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ بہت مفید ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنی اپنی جماعت کے لئے سیاسی اقتدار کے بھی متمنی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ منظم جماعتیں جب باہم جنگ شروع کر دیں۔ یا باہم متحد ہو کر حکومت سے ٹکر لینے پر اتر آئیں۔ تو ملک کے لئے سخت خطرہ کا باعث بن سکتی ہیں۔ جیسا کہ مصر میں ہوا ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک ذریعہ ہے۔ اور اسے خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں۔ جماعت کے لئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس حاصل کرنے پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فی صدی ہے۔ گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو۔ تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ ۲۰ روپے واجب الادا ہوگا۔ یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ ابتدائے سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید کر لئے جائیں۔ تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ انہی ایام میں تحریک جدید کے بقائے صاف کرنے ہوتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاری کرنی ہوتی ہے۔ اندریں حالات میں جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام کریں۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایاجات وصول کرنے ضروری ہیں۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

زمیندار جماعتوں کے عہدہ داران کی خدمت میں تحریر ہے۔ کہ وہ جہاں چندہ عام یا حصہ آمد کا چندہ احباب کرام سے وصول فرمائیں۔ وہاں جلسہ سالانہ کا چندہ بھی فصل ربیع کی آمد پر ابھی سے وصول فرمائیں۔ کیونکہ اگر اس وقت جلسہ سالانہ کا چندہ احباب کرام سے وصول نہ کیا گیا۔ تو فصل خریف کے موقعہ پر دونوں فصلوں کا چندہ جلسہ سالانہ وصول کرنے میں دقت ہوگی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احمدیت کا پیغام

گزشتہ سے پیوستہ

نجات کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ

بعض لوگ احمدیت کے متعلق اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ احمدیہ عقیدہ کی رو سے احمدیوں کے سوا باقی تمام لوگ جہنمی ہیں۔ یہ بھی محض ناواقفیت یا دشمنی کا نتیجہ ہے۔ ہمارا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ احمدیوں کے سوا باقی تمام لوگ جہنمی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی احمدی ہو لیکن وہ جہنمی ہو جائے جس طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی احمدی نہ ہو۔ اور وہ جنت میں چلا جائے۔ کیونکہ جنت صرف منہ کے اقرار کا نتیجہ نہیں۔ جنت بہت سی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ اسی طرح دوزخ صرف منہ کے انکار کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ دوزخ کا شکار بننے کے لئے بہت سی شرطیں ہیں۔ کوئی انسان دوزخ میں نہیں جاسکتا جب تک اس پر اتمام حجت نہ ہو۔ خواہ وہ بڑی سے بڑی صداقت کا منکر کیوں نہ ہو۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بچپن میں مر جانے والے یا بلند پہاڑوں میں رہنے والے یا جنگلوں میں رہنے والے یا اتنے بڈھے جن کی سمجھ ماری گئی ہو۔ یا پاگل جو عقل سے کورے ہوں ان لوگوں سے مؤاخذہ نہیں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن ان لوگوں کی طرف دوبارہ نبی مبعوث فرمائے گا۔ اور ان کو سچ اور جھوٹ کے پہچاننے کا موقعہ دیا جائیگا۔ تب جس پر حجت تمام ہوگی وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور جو ہدایت قبول کرے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔ پس یہ غلط ہے۔ کہ احمدیوں کے نزدیک ہر وہ شخص جو احمدیت میں داخل نہیں ہوتا دوزخی ہے۔ نجات کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہر وہ شخص جو صداقت کے سمجھنے سے گریز کرتا ہے۔ اور یہ کوشش کرتا ہے کہ صداقت اس کے کان میں نہ پڑے تاکہ اسے ماننی نہ پڑے یا جس پر حجت تمام ہو جائے۔ مگر پھر بھی ایمان نہ لائے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ لیکن ایسے شخص کو بھی اگر خدا تعالیٰ چاہے تو معاف کرسکتا ہے۔ اس کی رحمت کی تقسیم ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ ایک غلام اپنے آقا کو سخاوت سے باز نہیں رکھ سکتا۔ خدا تعالیٰ ہمارا آقا ہے اور ہمارا بادشاہ ہے۔ اور ہمارا خالق ہے اور ہمارا مالک ہے۔ اگر اس کی حکمت اور اس کا علم اور اس کی رحمت کسی ایسے شخص کو بھی بخشنا چاہے۔ جس کی عام حالات کے مطابق بخشش ناممکن نظر آتی ہو۔ تو ہم کون ہیں جو اس کے ہاتھ کو روکیں۔ اور ہم کون ہیں جو اسکو بخشش سے باز رکھیں۔

نجات کے متعلق تو احمدیت کا عقیدہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مولویوں نے احمدیوں پر کفر کا فتوے لگایا ہے۔ یعنی ہم لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی انسان بھی دائمی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا نہ مومن نہ کافر۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شیئ۔ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ امّہ ھاویہ کافر اور دوزخ کی آپس کی نسبت ایسی ہی ہوگی۔ جیسے عورت اور اس کے بچہ کی ہوتی ہے۔ اور پھر فرماتا ہے۔ کہ ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون (ذاریات) تمام جن وانس کو میں نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان اور ایسی ہی اور بہت سی آیات کے ہوتے ہوئے ہم کیونکر مان سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت آخر دوزخیوں کو نہیں ڈھانپ لے گی۔ اور دوزخی جہنم کے رحم سے کبھی بھی خارج نہیں ہوگا اور وہ بندے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا تھا۔ وہ دائمی طور پر شیطان کے عبد رہیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے عبد نہیں بنیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت بھری آواز کبھی بھی ان کو مخاطب کرکے یہ نہیں کہے گی کہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی آؤ میرے بندوں میں داخل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

احمدیوں کا احادیث پر ایمان

بعض لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ احمدی حدیثوں کو نہیں مانتے۔ اور بعض لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی ائمہ فقہا کو نہیں مانتے۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ احمدیت تقلید وعدم تقلید کے مسئلہ میں بین بین راہ اختیار کرتی ہے۔ احمدیت کی تعلیم یہ ہے کہ جو بات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔ اس کے بعد کسی اور انسان کی آواز کو سننا محمد رسول اللہ کی ہتک ہے۔ آقا کے ہوتے ہوئے کسی غلام کی آواز نہیں سنی جاسکتی۔ استاد کی موجودگی میں کسی شاگرد سے سبق نہیں لیا جاسکتا۔ ائمہ فقہا خواہ کتنے بڑے ہوں بہرحال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگرد اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ان کی تمام عزت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں تھی۔ اور ان کی تمام شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تھی۔ پس جب کوئی بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ قول جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے قرآن کریم کے مطابق ہو۔ تو وہ بات ایک آخری فیصلہ ہے۔ ایک نہ مٹنے والا حکم ہے۔ اور کوئی شخص اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ وہ اس حکم کو رد کردے۔ یا اس کے خلاف زبان کھولے۔ لیکن چونکہ حدیث کے راوی انسان ہیں۔ اور ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی ہیں اور اچھے حافظوں والے بھی ہیں۔ اور برے حافظوں والے بھی اور اچھے ذہن والے بھی ہیں اور کند ذہن بھی ہیں۔ اگر کوئی ایسی حدیث ہو جس کا مفہوم قرآن کریم کے خلاف ہو۔ تو چونکہ ہر ایک حدیث قطعی نہیں۔ بلکہ خود ائمہ حدیث کے مسلمات کے مطابق بعض حدیثیں قطعی ہیں۔ بعض عام درجہ کی ہیں۔ بعض مشکوک اور ظنی ہیں اور بعض وضعی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم جیسی قطعی کتاب کے مقابلے میں جو حدیث آجائے گی۔ اس کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ مگر جہاں قرآن کریم کی بھی کوئی نص صریح موجود نہ ہو۔ اور حدیث بھی ایسے ذرائع سے ثابت نہ ہو۔ جو یقین اور قطعیت تک پہنچاتے ہوں یا حدیث کے الفاظ ایسے ہوں۔ کہ ان سے کئی معنے نکل سکتے ہوں۔ تو اس وقت یقیناً ائمہ فقہا جنہوں نے اپنی عمریں قرآن کریم پر اور احادیث پر غور اور تدبر کرنے میں صرف کردی ہیں۔ اجتہاد کرنے کے مستحق ہیں۔ اور ایک عامی آدمی جس نے نہ قرآن پر غور کیا ہے۔ نہ حدیث پر غور کیا ہے یا جس کا علم اور تفقہ اس قابل ہی نہیں ہے کہ وہ غور کرسکے۔ اس کا حق نہیں کہ وہ یہ کہے کہ امام ابو حنیفہؒ یا امام احمدؒ یا امام شافعیؒ یا امام مالکؒ یا دوسرے ائمہ دین کو کیا حق ہے۔ کہ ان کی بات کو مجھ سے زیادہ وزن دیا جائے۔ میں بھی مسلمان ہوں اور وہ بھی مسلمان۔ اگر ایک عامی آدمی اور ایک ڈاکٹر کا مرض کے متعلق اختلاف ہو۔ تو ایک ڈاکٹر کی رائے کو عامی کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اور قانون میں اختلاف ہو۔ تو ایک وکیل کی رائے کو غیر وکیل کی رائے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ دینی معاملات میں ان ائمہ کی رائے کو ترجیح نہ دی جائے۔ جنہوں نے اپنی عمریں قرآن کریم اور حدیث پر تدبر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اطاعتِ امام کا کامل نمونہ دکھاؤ

(۱) "خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔"

(۲) "وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔"

(۳) یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہوسکتا۔ کہ ایمان بھی ہو۔ اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔"

(الحکم ۳ ستمبر ۱۹۰۱ء)

کرنے میں صرف کردی ہوں۔ اور جن کے ذہنی قوی بھی دوسرے لاکھوں آدمیوں سے اچھے ہوں۔ اور جن کے تقویٰ اور جن کی طہارت پر خدائی سلوک نے مہر لگا دی ہو۔ غرض احمدیت نہ کلّی طور پر اہلحدیث کی بات کی تائید کرتی ہے۔ نہ کلّی طور پر مقلدین کی تائید کرتی ہے۔ احمدیت کا سیدھا سادہ عقیدہ اس بارہ میں وہی ہے۔ جو حضرت امام ابوحنیفہ رح کا تھا۔ کہ قرآن کریم سب سے مقدم ہے۔ اس سے اُتر کر احادیث صحیحہ ہیں۔ اور اس سے اتر کر ماہرِ فن کا استدلال اور اجتہاد ہے۔ اسی عقیدہ کے مطابق احمدی بعض دفعہ اپنے آپ کو حنفی بھی کہہ دیتے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ امام ابوحنیفہ رح نے جو اصل مذہب کا بیان فرمایا ہے، ہم اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ احمدی اپنے آپ کو اہلحدیث بھی کہہ دیتے ہیں۔ کیونکہ احمدیت کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول جب وہ ثابت اور روشن ہو۔ تمام بنی نوع انسان کے اقوال پر فوقیت رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ تمام آئمہ کے مجموعی افعال پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔

احمدیوں کا تقدیر کے متعلق عقیدہ

ان غلط فہمیوں میں سے جو ناواقفوں کو جماعت احمدیہ کے متعلق ہیں۔ ایک غلط فہمی یہ بھی ہے۔ کہ احمدی لوگ تقدیر کے منکر ہیں۔ احمدی لوگ تقدیر کے ہرگز منکر نہیں۔ ہم لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی تقدیر اس دنیا میں جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گی۔ اور اس کی تقدیر کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ہم صرف اس بات کے خلاف ہیں۔ کہ چور کی چوری۔ بے نماز کے ترک نماز۔ جھوٹے کے جھوٹ۔ دھوکے باز کے دھوکے۔ قاتل کے قتل اور بدکار کی بدکاری کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور اپنے مُنہ کی سیاہی خدا تعالےٰ کے مُنہ پر ملنے کی کوشش کی جائے۔ ہمارے نزدیک اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں تقدیر اور تدبیر کی دو نہریں ایک وقت میں چلائی ہیں۔ اور بینھما برزخ لایبغیان کے ارشاد کے مطابق ان دونوں کے درمیان ایک ایسی حدفاصل مقرر کردی ہے۔ کہ یہ کبھی آپس میں ٹکراتی نہیں۔ تدبیر کا میدان اپنی جگہ پر ہے۔ اور تقدیر کا میدان اپنی جگہ پر ہے۔ جن امور کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنی تقدیر کو لازم قرار دیا ہے۔ ان میں تدبیر کچھ نہیں کرسکتی۔ اور جن امور کے لئے اس نے تدبیر کا رستہ کھولا ہے۔ ان میں تقدیر پر امید لگا کر بیٹھے رہنا اپنے مستقبل کو خود تباہ کرنا ہے۔ پس ہم جس بات کے مخالف ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انسان اپنی بداعمالیوں کو تقدیر کے پردے میں چھپانے کی کوشش کرے۔ اور اپنی سستیوں اور غفلتوں کا جواز تقدیر کے لفظ سے نکالے اور جہاں خدا تعالےٰ نے تدبیر کا حکم دیا ہے۔ وہاں تقدیر پر آس لگائے بیٹھا رہے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ ہمیشہ خطرناک نکلتا ہے۔ مسلمان خدائی تقدیر پر نظر رکھ کر بیٹھے رہے۔ اور اس جدوجہد کو انہوں نے ترک کر دیا۔ جو قومی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ وہ دین سے تو گئے تھے۔ دنیا سے بھی گر رگئے اگر وہ اس امر کو مدنظر رکھتے۔ کہ جن کاموں کے لئے خدا تعالےٰ نے تدبیر کا دروازہ کھولا ہے۔ ان میں تقدیر کو مدنظر رکھنے کی بجائے تدبیر کو مدنظر رکھنا چاہیئے، تو ان کی حالت اتنی نہ گرتی۔ اور وہ اتنے زبوں حال نہ ہوتے۔ جتنے کہ اب ہیں۔ (باقی)

مکتوب یروشلم (بقیہ ص۵)

سعید پتھر ہے۔ فصیل شہر سے باہر مسجد اقصیٰ کے سامنے نیچے وادی میں ہے۔ فصیل کا جو دروازہ اب بند ہے Golden Gate اس سے مسیح علیہ السلام نکل کر یہاں آیا کرتے تھے۔ یہ مقام جہاں سے مسیح علیہ السلام کا آسمان پر چڑھنا بتایا جاتا ہے، کوہ زیتون ہے۔ اس پہاڑ پر اب کافی آبادی ہے، کافی بلند ہے۔ اس پر سے یروشلم کا تمام شہر بخوبی نظر آتا ہے، مجھے اس پہاڑ پر پانی کے چشمے کے قریب کافی دیر تک تنہائی میں دعا کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ سورہ والتین والزیتون اور بائیبل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے پہاڑوں اور دریاؤں کو بطور شہادت کے پیش کیا۔ اور اہم واقعات کو ان سے وابستہ بتایا ہے۔ ان پہاڑوں کو دیکھ کر مجھے یہ ذوقی خیال پیدا ہُوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو اسلام کو شاندار اور تاریخی ترقی کے لئے قادیان سے نکالا۔ اور ایک پہاڑ کے دامن اور دریا کے کنارے لا ڈالا۔ دریا اور پہاڑ اپنے دوام اور قیام کی وجہ سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ اور یہ بطور نشان مدتوں تک قائم رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو یاد دلاتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم رضی اللہ عنہ

(از مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور)

میرے والد قبلہ ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب مرحوم نومسلم تھے۔ آپ کے والد مولوی عبدالغنی صاحب پندرہ سولہ سال کی عمر میں سکھوں سے مسلمان ہوئے۔ اور امرتسر کے ایک مسلم خاندان میں شادی کی۔ جس سے آپ کے چھ لڑکے ڈاکٹر علی اظفر صاحب ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب۔ منظر علی صاحب۔ مظہر علی طالب۔ ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب اور منظور علی شاکر صاحب ہوئے۔ اور ایک لڑکی مراد خاتون صاحبہ (جن کی شادی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحومؓ سے ہوئی تھی) تھیں۔ خدا کے فضل سے سب کے سب احمدی ہوئے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سب سے پہلے ڈاکٹر علی اظفر صاحب نے افریقہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اور اس کے بعد والد صاحب مرحوم نے افریقہ سے آکر قادیان میں بیعت کی۔ اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو معہ والدہ صاحبہ کے قادیان دارالامان میں لے آئے۔ یہ خاندان قریباً ۱۸۹۹ء میں قادیان آیا۔ اس کے بعد والد صاحب حضرت

. . . .

مسیح موعود علیہ السلام کی روزانہ ڈائری لکھتے رہے۔ لنگر خانہ کا انتظام بھی آپ کے سپرد رہا۔ آپ ۱۹۱۰ء تک سلسلہ کا مختلف کام کرتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری بیماری اور وفات کے وقت لاہور میں حضور کے پاس موجود تھے۔ اور جنازہ کے ساتھ واپس قادیان تشریف لائے۔ اس کے بعد ۱۹۰۹ء میں بسلسلہ ملازمت ریاست بہاولپور تشریف لے گئے۔ آپ فوجی ہسپتال بہاولپور کے ۱۹۲۴ء تک میڈیکل آفیسر رہے۔ اس کے بعد کئی سول ہسپتالوں میں کام کرتے رہے۔ اور ۱۹۳۶ء میں دوبارہ پنشن لیکر قادیان میں مستقل طور پر آگئے۔ آپ بہاولپور میں کئی سالوں تک سلسلہ کے سیکرٹری رہے۔ اور نماز جمعہ اکثر ہمارے مکان پر ہُوا کرتی تھی۔ اور امامت بھی خود کراتے رہے۔ آپ کو افسران ریاست بہاولپور نے ایک دیانتدار اور نیک آدمی سمجھتے ہوئے ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور کے محل کا میڈیکل افسر مقرر کر دیا گیا۔ مگر احمدیت کی وجہ سے سخت مخالفت ہوئی۔ اور ان کو سروس سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مگر پھر بھی آپ تبلیغ کرتے رہے۔ اور سچی بات کہنے سے کبھی گریز نہ کیا۔ پارٹیشن کے بعد آپ لاہور ماڈل ٹاؤن میں قیام پذیر رہے۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء میں شمولیت کے لئے عام طریق سے قبل ہی ربوہ چلے گئے۔ اور جلسہ کے بعد بھی عام طریق کے خلاف ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ ایک معمولی بیماری کے دوران میں ہارٹ فیل ہونے سے ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء کی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کی عمر وفات کے وقت ۸۱ سال کی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کے فضل سے بمطابق وصیت آپ بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ صحابہ میں مدفون ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے باوجود علالت کے خود نماز جنازہ پڑھائی، اور میت کو کندھا دیا۔ میں ان تمام صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر ہمارے ساتھ ہمدردی فرمائی۔ اللہ کریم ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ میں والد صاحب کے مفصل حالات لکھنا چاہتا تھا۔ مگر خود عرصہ تین چار ماہ سے کارونری تھرامبوسس (یہ ایک دل کی بیماری ہے) سے بیمار ہوں۔ اس لئے زیادہ لکھ نہیں سکا۔ احباب کرام ایک پرانے مخلص صحابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ کہ اللہ کریم ان کے درجات بلند فرمائے، جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ہم بیکسوں کا سہارا ہو۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ (یعنی والدہ صاحبہ) بھی علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ہم سات لڑکے اور دو لڑکیاں خدا کے فضل سے موجود ہیں۔ کئی ایک پوتے پوتیاں بھی ہیں۔ اللہ کریم سب پر فضل فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم بنائے۔ آمین۔

درخواست دعا

محترم فضل محمد صاحب ہرسیاں والے (والد ماجد مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں۔ کئی دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

مکتوب یروشلم

مقاماتِ مقدسہ

(از مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ)

میں قاہرہ سے اردن کے ہوائی جہاز پر یروشلم پہنچا۔ دو گھنٹے کا سفر تھا. جہاز ۷۵۰۰ فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا.

سویز اور عقبہ بندرگاہ اور بحیرہ مردار کے اوپر سے ہوکر یروشلم اس جہاز کی اول منزل تھی. اور آخری بیروت. یہ جہاز نہر سویز کے اس مقام سے گذرا. جہاں اس کی چوڑائی بہت کم ہے. اوپر سے معمولی ایک نالی معلوم ہوتی تھی. اس کے بعد پہاڑ سینا دیکھا. آنے جانے والے اسے دیکھتے تھے. اور وہ بھی رہگذروں کو دیکھتا تھا. دل ودماغ پر قرآنی بیان چھا گیا. خود بخود ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہوئے. اور لبوں سے کلمات دعائیہ جاری ہو گئے. اسی حال میں پہاڑ نظروں سے اوجھل ہو گیا. بحیرہ قلزم کے بعد بحیرہ مردار آ گیا. پھر بحیرہ روم کا خطہ آیا. آخر یروشلم پہنچ گئے.

سب سے پہلے میں مسجد عمرؓ میں گیا. یہی ایک سب سے پرانی یروشلم کی پہاڑی رہ گئی ہے. جس پر کسی زمانہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کا ہیکل تھا. یا بیت المقدس جس کی طرف منہ کرکے مسلمان عرصہ تک نمازیں ادا کرتے رہے. یہ پہاڑی ابھی تک محفوظ ہے. اس کے اوپر عبد الملک بن مروان نے ایک گنبد بنوا دیا تھا. اور چاروں طرف مدور عمارت ہے. نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے. اسی کا نام مسجد عمر ہے. یہ نام حضرت فاروق رضؓ کی یروشلم میں آمد کی یاد تازہ کرتا ہے. اس پہاڑی کے نیچے ایک گول غار ہے. جس میں بتایا جاتا ہے. حضرت سلیمان علیہ السلام. حضرت داؤد علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت الیاس نماز پڑھا کرتے تھے. یہ گول عمارت جس کی چھت گنبد ہے. کافی وسیع اور ٹھنڈی ہے. اور باہر اس کے چاروں طرف بہت بڑا پختہ میدان ہے جس میں ہزاروں آدمی سما سکتے ہیں. اس سے پتہ چلتا ہے. کہ بیت المقدس کی عمارت کتنی بڑی اور کس شان کی ہوگی. اب بیت المقدس کی نشانی فقط وہ ایک پہاڑی ہے. جس پر کسی زمانہ میں بیت المقدس تھا. اور اب اس پر گول گنبد ہے. اور اس کے تہہ خانہ میں سابقہ انبیاء علیہم السلام کی عبادت گاہ بتائی جاتی ہے. میں نے ظہر اور عصر کی نماز اسی میں ادا کی. اور اس کے بعد مسجد اقصیٰ میں گیا. جو اس کے جنوب میں واقع ہے. یہ لمبائی میں زیادہ اور چوڑائی میں کم ہے. اس میں تبدیلی ہوتی رہی ہے. اصل پرانا حصہ تو اتنا بڑا نہیں مگر بعد کی توسیع کافی ہے. اس کی چھت مسلمانوں کی تہذیب کی غمازی کرتی ہے. ستون سنگِ مرمر کے بنے ہیں. اس کے صحن میں وضو کرنے کے لئے پانی کا انتظام ہے. جمعہ کے روز اس میں کافی رونق ہوتی ہے. یروشلم کا پرانا اور متبرک مقامات کا کامل حصہ عربوں کے پاس ہی ہے. اور تمام امیرانہ علاقہ یہودیوں کے پاس ہے. شہر کو ایک بلند دیوار کے ذریعہ تقسیم کر دیا ہے. اور ایک پہاڑی پر اقوام متحدہ کا دفتر ہے. یہاں سے میں مسیح علیہ السلام کی پھانسی کی جگہ دیکھنے کے لئے گیا. مسجد اقصیٰ کے جنوب کی طرف دیوار گریہ ہے. جہاں یہودی سال میں ایک دن ہیکل کی تباہی اور اپنی بربادی کو یاد کرکے روتے ہیں. مگر اب تقسیم کے بعد ان کی گریہ زاری بند ہو گئی ہے. مگر دیوار بدستور ہے. اب یہودیوں کو سلطنت مل گئی. تو گریہ کیسی. یہ دیوار حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہیکل کا حصہ بتایا جاتا ہے. مسیح علیہ السلام کی پھانسی کی جگہ تک ۱۱/۱۲ اسٹیشن بناتے ہیں. یعنی ان کے قید ہونے سے لیکر پھانسی دیئے جانے تک.

ان کے بیان سے پیشتر شہر یروشلم کے متعلق کچھ بیان کرنا ضروری ہے. یروشلم چار پہاڑیوں پر آباد ہے. اس لئے شہر کے اندر بازاروں. گلیوں اور سڑکوں اور مکانوں وغیرہ کے نشیب وفراز کا تصور کیجئے گویا کہ تنگ بازار. پتھر کا فرش. اتار اور چڑھاؤ. اور گلیاں ان سے بھی تنگ دو آدمی بعض جگہ بمشکل پہلو بہ پہلو چل سکیں. گلیاں اور بازار چھتے ہوئے تھے. بہت اونچے اور بہت نیچے. سیڑھیاں اوپر اور سیڑھیاں نیچے. دونو جانب یا بلند مکان یا دیوار مانند فصیل. ایک سرنگ سے نکلئے. تو دوسری میں داخل ہو جایئے. شہر کے اردگرد مضبوط فصیل ہے. اور اس کے سات دروازے ہیں. ایک دروازہ جو بیت المقدس کے بالمقابل کا ہے. (Golden Gates) بند کر دیا گیا ہے. اس کے باہر دیوار کے دامن میں ہزاروں مسلم مجاہدین کی قبور ہیں. اور اس کے نیچے وادی میں اور کوہِ زیتون پر لاکھوں یہودیوں اور عیسائیوں کے مزار ہیں. کوئی یہودی اب اس علاقہ میں داخل نہیں ہو سکتا. عیسائی اور مسلمان شہر کے اندر اور باہر آباد ہیں. شہر میں اہلِ روما عیسائیوں اور مسلمانوں کی عام یادگاریں ہیں. وہ جگہ جہاں پیلاطوس نے مسیح علیہ السلام کا مقدمہ سنا اور فیصلہ سنایا. وہاں اب ایک سکول ہے. اس میں حضرت فاروق رضؓ کی تصویر کسی مصور کے ہاتھ کی آویزاں ہے. اور اس کے نیچے وہ پروانہ آزادی جو آپ نے یروشلم داخل ہوتے وقت عیسائیوں کو اپنے اور چار ہمراہیوں کے دستخطوں سے دیا تھا آویزاں ہے. اس کے نیچے گلی کے ساتھ ایک گرجا ہے. جہاں پیلاطوس نے مسیح علیہ السلام کے خون سے اپنی بریت کے لئے پانی سے ہاتھ دھوئے. مگر مسیحؑ کو یہودیوں کے سپرد کر دیا. اور دوسرا کمرہ وہ ہے. جہاں صلیب ان کے سپرد کی گئی. کہ اٹھا کر چلیں. پھانسی کی جگہ کافی دور ہے. راستہ میں وہ جگہ ہے. جہاں مسیح علیہ السلام کو دوران مقدمہ میں قید رکھا گیا تھا. یہ زمین دوز نہایت تنگ غار ہے. اور پہاڑی کو کھود کر بنایا گیا ہے. اہل روما پہاڑوں کو کھود کر تنگ سے تنگ اور وسیع سے وسیع کمرے بنانے کے ماہر تھے. اسی لئے یہ حصہ کسی قدر محفوظ ہے. قید خانہ کے اندر یا تو دونوں ہاتھ علیحدہ علیحدہ دیوار کے ساتھ آہنی زنجیروں سے باندھتے تھے. یا جیسے میز میں دو گول سوراخ کر دیں. اور اس پر بٹھا کر پاؤں نیچے نکال دیں. اس طرح بیڑیاں ڈالتے تھے. یہ اس زمانہ کا رواج تھا. اور خطرناک مجرم کو تنگ سے تنگ اور تاریک کوٹھڑی میں پابجولاں رکھا جاتا تھا. حوالات میں کھانے کا تو سوال ہی نہیں. چنانچہ میں نے پیرس میں وہ کمرے دیکھے ہیں. جن میں ملکہ فرانس کو رکھا گیا تھا. یہ کمرے بھی بہت چھوٹے اور تنگ ہیں. اور ان کی تنگی اور بھی تکلیف دہ ہو جاتی ہے. جب یہ خیال کیا جائے. کہ قیدی پہلے محلات کی رونق تھا. ملکہ کو ان کمروں میں ۷۶ روز تک ٹھیرنا پڑا. جس کے بعد اسے باہر تمام شہر اور فوج اور اراکین سلطنت کے سامنے انقلابیوں نے سر کاٹ کر ہلاک کر دیا. یہ کمرے تعمیر شدہ ہیں. اہلِ روما کی طرح پہاڑی کو کاٹ کر نہیں بنائے گئے.

گلگتا جہاں مسیح علیہ السلام کو پھانسی دی گئی. وہاں ایک گرجا ہے. مسیح علیہ السلام کی تصویر لگی ہے. اور اس کے بائیں پہلو میں ان کی والدہ کی تصویر ہے. پہاڑی کا محفوظ حصہ سنگِ مرمر کے قطعہ کے نیچے مستور ہے. موم بتی جلا کر دیکھنا پڑتا ہے. اور نیچے وہ کمرہ ہے جہاں مسیح علیہ السلام کو پھانسی کے بعد لا کر لٹایا گیا تھا. ان گرجوں کو دکھانے کے لئے عموماً گائڈ ساتھ ہوتا ہے. اور وہ مسلمان اور عیسائی زائر کو پہلے متاثر کرتا ہے. کہ یہ جگہیں دونوں قوموں کی متبرک ہیں. جب وہ پھانسی کی جگہ پر لے جاتا ہے. تو کہتا ہے. اپنی حفاظت کے لئے چار موم بتیاں جلا دو. اور مسیح علیہ السلام کی حفاظت چاہو. ادبر کرو. اور تبرک کے لئے فرش پر ہاتھ لگاؤ وغیرہ وغیرہ اکثر ناواقف ایسا کرتے ہیں. عیسائی تو سب ہی کرتے ہیں. مگر مسلمان بھی کچھ پیچھے نہیں. ان گرجاؤں میں بت. تصاویر اور مصوری کے رنگین شاہکار ہیں. جو انہیں واقعات کو دہراتے ہیں. میں نے یورپ کے بڑے بڑے گرجوں سے لیکر چھوٹے گرجوں تک اور وہاں کے بڑے عجائب گھر سے لے کر معمولی عجائب گھر تک ایک ہی حال پایا ہے. یورپ اور یروشلم میں گھوم کر ان شہروں اور ان کے باشندوں کو دیکھ کر میرے یقین اور ایمان میں بہت اضافہ ہوا کہ " دنیا کی نجات. دنیا کا امن. اور خدا کی سچی بادشاہت کا قیام صرف مسیحؑ کی موت سے وابستہ ہے." کاش مسلمان آنکھیں کھول کر ان ملکوں کو دیکھیں کہ کس طرح مسیح علیہ السلام کی جھوٹی موت اور غلط زندگی نے حقیقت پر پردہ ڈال کر دانایانِ یورپ کی عقلوں کو گم کر رکھا ہے. اس کا ان اقوام پر کیا اثر ہے. وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے. واقعی اس سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ عظیم دنیا میں کبھی برپا نہیں ہوا. اہل بصیرت و بصارت کے لئے عبرت کا مقام اور توقف کی جگہ ہے! اس طوفان کے مقابلہ کے لئے بے شک ایک جلیل القدر مامور کی ضرورت تھی. جس کو اللہ تعالیٰ نے بروقت برگزیدہ کیا. اور یکسر الصلیب اس کا فرض قرار دیا. اور حضرت اقدس نے یکسر الصلیب کا کام وفات مسیحؑ سے کیا. اور یقتل الخنزیر کا کام " زندہ خدا" اور زندہ مذہب یعنی اسلام کی خصوصیات واضح کرکے فرمایا

وہ مقام بھی دیکھا جس میں مسیح علیہ السلام نے دعائے بیقراری کی تھی. وہاں تمام ملکوں کا مشترکہ گرجا ہے. اور پہاڑی کا وہ حصہ محفوظ بنایا گیا ہے.

(باقی صفحہ ۸ پر)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فتح اسلام - توضیح مرام - ازالہ اوہام - نزول المسیح - تجلیات الٰہیہ - چشمہ مسیحی - اربعین حقیقۃ الوحی - چشمہ معرفت - کشتی نوح - تحفہ گولڑویہ - آئینہ کمالات اسلام اور براہین احمدیہ حصہ پنجم - ایام الصلح - تذکرۃ الشہادتین - اسلام اور جہاد اور برکات الدعاء وغیرہ -

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تالیفات

تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل اور تفسیر کبیر جلد ۶ جزو چہارم - تفسیر سورۃ الکہف - دیباچہ تفسیر القرآن بزبان اردو - سیر روحانی - دعوۃ الامیر - اسلام میں اختلافات کا آغاز - تعلق باللہ - سیرۃ خیر الرسلؐ - مسئلہ وحی الٰہی کے متعلق اسلامی نظریہ قیمت دو روپے (خدام کیلئے ایک روپیہ دس آنے) علاوہ ازیں سیرہ خاتم النبیینؐ حصہ سوم - اشتراکیت اور اسلام - ڈاکٹر ڈوئی کا عبرتناک انجام ہمارا خدا - تبلیغی خط - رسالہ نماز - رسالہ حج - رسالہ معیار شناخت - ازالہ - تشریح الزکوٰۃ - حیات احمد اور تحقیقاتی عدالت کے دس سوالوں کا جواب مع تبصرہ بر جوابات مولانا مودودی -

علاوہ ازیں تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر - قیمت ۸ اور نبیوں کا سردار قیمت ۲ روپیہ

دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے طلب فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا وقف زندگی کا مطالبہ

گذشتہ سے پیوستہ سال کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ دسمبر کو جماعت احمدیہ کو وقف زندگی کے بارہ میں فرمایا -

"اب خدائی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور خدا نے تم کو - اور تم کو ہاں تم کو - اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کر دی ہے"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ - کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں"

"ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آ جائے - اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے"

"اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا - اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں - آؤ! اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ!"

"آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے - تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے - پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے"

"پس میرے پیچھے چلو - میں جو کچھ کہہ رہا ہوں - خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں - میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں - تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو - خدا تمہارے ساتھ ہو - خدا تمہارے ساتھ ہو! تا تم دنیا میں عزت پاؤ - اور آخرت میں بھی عزت پاؤ -"

اسی وقف زندگی کی غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء کے خطبہ میں جو کراچی میں دیا - اس میں مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے وقف کی تحریک فرمائی اور ان نوجوانوں کے لئے برکت کی دعا کی جو اس خدمت کے لئے پہل کر کے آگے آئیں -

پس نوجوانوں کو اس وقف زندگی کی تحریک پر فوری اپنے آپ کو حضور کے پیش کر کے اپنے لئے زاد راہ بنا لینا چاہئیے - اللہ تعالیٰ نے صدیوں کے بعد یہ موقعہ جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے - اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں - اور نوجوان اپنے آپ کو وقف کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں لیں - اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے - آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ مقرر کیا گیا - اکثر عہدہ داران و ممبران مجالس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کا مضمون دوبارہ چندہ تحریک جدید پڑھ لیا ہوگا - حضرت میاں صاحب کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ عہدیداران اسی جذبہ کو لیکر کھڑے ہو جائیں جس کا مطالبہ حضرت میاں صاحب نے اپنے مضمون میں فرمایا ہے - مناسب ہوگا کہ پہلے ایک عام اجلاس کر کے حضرت میاں صاحب کا مضمون جملہ احباب کو سنا دیا جائے - اس کے بعد وفود کی صورت میں مختلف حلقہ جات سے بقایا جات کی وصولی کی مہم شروع کی جائے اور مجلس کی مساعی کی رپورٹ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ اور دفتر وکیل المال کے پاس بھیجی جائے تاکہ شعبہ ہذا مجالس کی مساعی کا صحیح اندازہ لگا سکے

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محاسبۂ نفس اور خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ میں تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق ایک تجویز برائے غور و فکر پیش کی جا رہی ہے - اس ضمن میں شاید مجالس کی سالانہ مساعی کا ذکر بھی آ جائے اس لئے بہتر ہے کہ جملہ مجالس مقرر کردہ ہفتہ وصول میں کوشش کر کے اپنے تمام بقائے ادا کر کے سرخرو ہو جائیں تاکہ آئندہ کے لئے پیش کردہ تجویز کے بارے میں مجالس اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر بہتر تجاویز پیش کر سکیں اور دلیل کے طور پر اپنی مجلس کا نمونہ پیش کر سکیں

پس ہر مجلس کو چاہیئے کہ وہ اپنا اپنا محاسبہ کر کے اس وقت سے پیشتر اپنی کمی کو پورا کرے اور اس کی مفصل رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دے - وصولی کا ہفتہ یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر مقرر کیا گیا ہے

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرم عبد القادر صاحب آف لائلپور حال لاہور (۱۱۰ چوبرجی پارک) جو کہ عیسائیت کے متعلق تحقیقی مضامین اکثر قارئین الفضل پڑھتے رہے ہیں ایک عرصہ سے بیمار ہیں - احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(۲) مکرم غلام احمد صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال سیالکوٹ میعادی بخار میں مبتلا ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں - احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے - آمین - عبد الکریم خان کاٹھ گڑھی شاہد

(۳) میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد الحمید عباسی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کلورکوٹ میانوالی کو درد گردہ کی تکلیف ہے - احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین نیز احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے - آمین مظفر حسین عباسی

(۴) میرے والد مولوی صدر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مونگ عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں - بحالی صحت کیلئے دعا فرمائیں - (محمد سعید [illegible] مونگ)

دعائے مغفرت ملک محمد شریف ایڈیٹر "رفیق" ۲۴ ستمبر ۵ بجے شام سرگودھا ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے - آمین شریف تنقی

جنرل اسمبلی نے الجزائر کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا

نیویارک یکم اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے الجزائر کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے قبل رہبر کمیٹی نے اس مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جنرل اسمبلی میں کل ۲۸ ووٹ اس مسئلہ کی شمولیت کے حق میں اور ۲۷ ووٹ خلاف آئے۔ ۵ ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ پاکستان، عرب ملکوں انڈونیشیا اور برما وغیرہ نے اس کے حق میں ووٹ دیئے۔

امریکہ برطانیہ اور معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ممبر ممالک نے فرانس کی حمایت کرتے ہوئے اس کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کیا۔ ایجنڈے میں الجزائر کی شمولیت کے فیصلے کے بعد فرانس کے وزیر خارجہ موسیو پینے نے تقریر کرتے ہوئے جنرل اسمبلی کے اس فیصلے کی شدید مخالفت کی۔

انہوں نے کہا ممکن ہے۔ کہ فرانس اقوام متحدہ کے معاملات میں دلچسپی لینا ختم کر دے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ اگر الجزائر کے بارے میں اقوام متحدہ نے کوئی فیصلہ کیا۔ تو فرانس اسے ناجائز تصور کریگا۔ تقریر کے بعد وہ اسمبلی کے اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے۔ تھوڑی دیر بعد جنرل اسمبلی نے مراکش کا مسئلہ بھی ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مسئلے کی شمولیت کے بارے میں خود رہبر کمیٹی نے بھی سفارش کی تھی۔

چیکوسلواکیہ سے اسرائیل کا احتجاج

حیفہ یکم اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ اور مصر کے درمیان حال ہی میں سامان کی بہم رسانی کا جو معاہدہ ہوا ہے۔ اسرائیل اس کے خلاف حکومت چیکوسلواکیہ سے شدید احتجاج کیا ہے۔

روس نے لبنان کو کوئی پیشکش نہیں کی

بیروت ۳ر اکتوبر۔ لبنان کے وزیر خارجہ نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ روس نے لبنان کو سامان جنگ فراہم کرنے کی کوئی پیشکش نہیں کی ہے۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ لبرل پارٹی کی کونسل نے اپنی ایک قرارداد میں اپنی پارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک میں سزائے موت جاری رکھنے کے خلاف رائے عامہ کی قیادت کریں قرارداد میں لبرل پارٹی کے پارلیمانی ارکان کو بھی اس مسئلہ میں آزادی...

محمد بن عرفہ تخت سے دستبردار ہو گئے

پیرس ۳ر اکتوبر۔ مراکش کی استقلال پارٹی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ سلطان محمد بن عرفہ تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ اور وہ مراکش سے تنجہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ ابھی تک سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

سیلاب زدوں کے لئے ۹۵ ہزار روپے

جمہوریہ چین کا عطیہ

کراچی ۲ر اکتوبر۔ جمہوریہ چین کی ریڈ کراس سوسائٹی نے پاکستان کے سیلاب زدوں کی مدد کے لئے پچاس ہزار ین دیئے ہیں۔ یہ رقم پاکستانی سکے میں پچانوے ہزار سات سو پچاس روپے کے قریب ہوتی ہے۔ پاکستان میں چینی سفیر نے پچانوے ہزار سات سو پچاسی روپے کا ایک چیک پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے صدر سید واجد علی کو بھیج دیا ہے

مسٹر محمد علی مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہو گئے

کراچی ۲ر اکتوبر۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم ... مسٹر محمد علی مسلم لیگ کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے لیگ کے سکرٹری کو اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے اپنا استعفیٰ پوسٹ کر دیا ہے۔ جو عنقریب کراچی پہنچ جائے گا۔ سکرٹری نے کہا ہے۔ کہ ۱۵ر اکتوبر کو مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں ان کے استعفیٰ پر غور کیا جائے۔

جنوبی افریقہ کے رنگدار باشندے

نیویارک ۲ر اکتوبر۔ جنوبی افریقہ نے اقوام متحدہ کی اسمبلی کو اطلاع دی ہے کہ وہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی حیثیت کے متعلق طویل مباحثوں میں حصہ لینے سے انکار کر دے گا۔ جب کمیٹی ان امور پر بحث کریگی۔ تو جنوبی افریقہ اپنی اس اپیل کو دہرائیگا۔ کہ یہ جنوبی افریقہ کا داخلی مسئلہ ہے

کراچی میں صنعتی کاموں کیلئے سوئی گیس کا استعمال شروع ہو گیا

پارچہ بافی کے ایک کارخانہ کو گیس مہیا کر دی گئی

کراچی ۲ر اکتوبر۔ کراچی میں صنعتی کاموں کے لئے سوئی گیس کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔ یہاں پارچہ بافی کے ایک کارخانہ بھوانی ٹیکسٹائل ملز کو گیس پہنچا دی گئی۔ یہ ایشیا میں پہلا کارخانہ ہے جہاں قدرتی گیس استعمال ہو گی۔ اس کارخانہ میں گیس کے استعمال کی رسم افتتاح پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے صدر مسٹر غلام فاروق نے کی۔

بھوانی ٹیکسٹائل ملز کے مسٹر عبداللطیف بھوانی نے بتایا کہ اس کارخانہ میں روزانہ پانچ ہزار گیلن تیل استعمال ہوتا تھا۔ سوئی گیس کے استعمال سے تیل کے اخراجات میں ۱۲ سے ۱۵ فی صد تک بچت ہو جائے گی اور تیار مال کی قیمت ۲۰ فی صد کم ہو جائے گی۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ سوئی گیس کے استعمال سے تیار شدہ مال جب منڈیوں میں پہنچ جائے گا تو کئی صنعتی اشیاء کے نرخوں میں خاصی کمی ہو جائے گی۔

کراچی کے ایک اور کارخانہ والیکا ٹیکسٹائل ملز اور کراچی کے بجلی گھر کو سوئی گیس کی بہم رسانی آئندہ چند روز میں شروع ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں لائن بچھانے کا کام مکمل کیا جا رہا ہے کراچی میں دوسرے صنعتی اداروں کو سوئی گیس کی بہم رسانی اس وقت ہو گی جب یہ ادارے اپنے بائلروں کو کوئلہ یا تیل کی بجائے گیس کے استعمال کے قابل بنا لیں گے۔ کراچی کے صنعتی کاموں کے لئے سوئی گیس کی بہم رسانی کا کام آئندہ چند ہفتوں تک مکمل ہو جائیگا۔ بائلروں کو سوئی گیس کے استعمال کے لئے تیار کرنے کے لئے ضروری سامان بتدریج کراچی پہنچ رہا ہے اور مقامی کارخانہ دار اپنے بائلروں کو سوئی گیس کے استعمال کے قابل بنانے کے انتظامات کر رہے ہیں۔ ان انتظامات کی تکمیل کے ساتھ ہی انہیں گیس ملنا شروع ہو جائیگی۔

بحری طوفان سے متعدد ہلاک

نیویارک ۲ر اکتوبر۔ وسطی امریکہ کے ساحلی علاقہ میں بحری طوفان سے کئی جزیروں میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں اور املاک کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ اس صدی میں ان علاقوں میں ایسا طوفان کبھی نہیں آیا۔

ادھر ٹوکیو کی اطلاع کے مطابق کیوشو کے جزیرہ کو بھی بحری طوفان سے شدید نقصان پہنچا ہے اور کئی افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

رائے شماری کا نام لینا غداری ہے

کراچی ۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے ڈوگرہ بخشی حکومت نے ایک گشتی مراسلہ کے ذریعے تمام محکموں کے افسروں کو ہدایت کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کا نام نہ لیا جائے۔ اس مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کا نام لینا غداری سے کم نہیں اور یہ ایک قابل تعزیر جرم ہے۔

وزیر اعظم برما افغانستان جائیں گے

پشاور ۲ر اکتوبر۔ کابل ریڈیو کی ایک اطلاع کے مطابق وزیر اعظم برما مسٹر اونو حکومت افغانستان کی دعوت پر اگلے مہینے کی ۱۹ر تاریخ کو کابل پہنچ رہے ہیں۔

پبلسٹی کی اعلیٰ سطحی کانفرنس

کراچی ۲ر اکتوبر۔ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات پیر علی محمد راشدی نے بتایا ہے کہ داخلی و بیرونی پبلسٹی کے متعلق عنقریب ایک اعلیٰ سطحی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ کانفرنس کا افتتاح وزیر اعظم چوہدری محمد علی کریں گے گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی کانفرنس سے خطاب کریں گے۔

ریڈیو کا تجارتی بلیٹن

کراچی ۲ر اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان کراچی نے روزانہ سات بجے شام پانچ منٹ کے لئے ایک تجارتی بلیٹن نشر کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ بلیٹن شارٹ اور میڈیم دونوں ویوز سے نشر کیا جائے گا۔

درخواست دعا

محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کے بچے بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ اسی طرح خاکسار کے بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ (محمد شفیع ملک نائب مختار عام ربوہ)

جامعۃ المبشرین میں مبلغین کرام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

ان ملکوں کو اپنے ساتھ ملانے اور ان کے قلوب پر فتح پانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کوشش میں ان کے لئے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ وہ اسلام کو سمجھیں اور اس سے زیر اثر مسلم اقوام کی ذہنی ساخت اور فکری نہج کا جائزہ لیں۔ چنانچہ قدرت نے ایسے سامان پیدا کر دئیے ہیں کہ مغربی مفکرین اور مستشرقین کی ایک بڑی تعداد قرآن مجید کی اصل تعلیمات اور تاریخ کے صحیح واقعات کی روشنی میں اسلام کا مطالعہ کرنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ اس کے نتیجے میں وہاں کے محققین پر اسلامی صداقتیں کھلتی جا رہی ہیں اور ازمنہ وسطیٰ کے وقت سے اسلام کے متعلق انہوں نے جو غلط قسم کے نظریات قائم رکھے تھے وہ سب زائل ہوتے جا رہے ہیں اور بہت حد تک صحیح اور متوازن نظرئے ان کی جگہ لے رہے ہیں۔

مغربی رسائل کی روش

مغربی اذہان میں اس خوشکن تبدیلی کی نشاندہی کے لئے آپ نے مغربی دنیا کے مشہور رسائل "لائف" "ریڈرز ڈائیجسٹ" اور "مسلم ورلڈ" کے بعض مقالوں کا حوالہ دیا اور بتایا ان میں اسلام کے متعلق جن نظریات کا اظہار کیا گیا ہے وہ ازمنہ وسطیٰ کے نظریات سے یکسر مختلف ہیں اور بہت حد تک حقیقت پسندانہ ہیں۔ آپ نے بتایا کہ عیسائیوں کے ایک مشہور رسالہ نے جو اسلام پر اعتراض کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے یہاں تک لکھا ہے کہ صلیبی جنگوں کے زمانہ سے ہمارے ذہنوں میں اسلام کا جو تصور چلا آ رہا ہے وہ جدید تحقیقات اور مطالعہ کے نتیجہ میں غلط ثابت ہو چکا ہے۔ اس بارے میں اسلام کے ساتھ جو زیادتی آج تک روا رکھی جاتی رہی ہے اس کے تصور پر آج ہماری گردنیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔

ہمارا فرض

عالمی حالات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اس صورت حال پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا اس وقت دنیا اسلام کے اس قدر قریب آ چکی ہے کہ اگر ہم ہمت سے کام لیں اور اپنے فرائض کما حقہٗ بجا لائیں تو وہ مغربی اقوام جن کی بعض قدرتی وجوہات کی بناء پر اسلام میں دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے بڑی آسانی سے اسلام کی آغوش میں آ سکتی ہیں۔ آپ نے کہا یقیناً یہی وہ وقت ہے کہ جب ہم میں سے ہر شخص کو حتمی طور پر یہ فیصلہ کر لینا چاہئیے کہ وہ اس انتہائی اہم موقعہ پر جب مغربی اقوام کفر اور اسلام کے دوراہے پر کھڑی ہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ بے شک ایسے اہم فیصلوں کے لئے قربانی اور ایثار اور عزم و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان قوموں اور جماعتوں کو جو دنیا میں ایک خاص مشن لے کر آتی ہیں۔ ایسے فیصلے کرنے ہی پڑتے ہیں۔ چنانچہ دنیا کے موجودہ حالات میں ہم میں سے ہر شخص کو یہ فیصلہ کرنا ہی پڑے گا۔ اور اگر آج ہم نے یہ فیصلہ نہ کیا تو پھر اس بات کی کون ضمانت دے سکتا ہے کہ ہماری غفلت کے باوجود خدا تعالیٰ ہم کو محرومی سے بچانے کے لئے دوسروں کو اسلام کی خدمت کا موقع نہیں دیگا؟

میدان تبلیغ کے تجارب

آپ سے قبل مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبد الحی صاحب اور سابق مبلغ فرانس مکرم ملک عطاء الرحمٰن نے طلبہ سے خطاب کیا اور تبلیغی میدان میں اپنے بعض تجارب بیان کرنے کے بعد انہیں نہایت قیمتی نصائح کیں۔

مکرم ملک صاحب نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت، کام کی نوعیت اور اس کے تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے زیر تعلیم مبلغین کو نصیحت کی کہ وہ اپنے عمل و کردار سے ایسا سرمایہ فراہم کریں کہ جو تبلیغ کے میدان میں اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے۔ آپ نے دنیا میں مادی اصولوں کی کارفرمائی اور مادی آسائشوں میں اہل دنیا کے استغراق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کا کوئی مبلغ اپنی ذات میں ذہنی جسمانی۔ روحانی اور اخلاقی استواری پیدا کئے بغیر حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ ایک مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر آن اپنے آپ کو مستعد رکھے اور اپنے آپ کو مشقتیں جھیلنے کا ایسا عادی بنائے کہ ہزار مصیبتیں بھی اسے مار نہ سکیں اور اس کے عزائم کو ختم نہ کر سکیں۔

مکرم میاں عبد الحی صاحب نے روحانی ترقی اور بشاشت قلب کیساتھ قربانی کرنے کی صفت پر زور دیا نیز دوران تقریر میں اس امر کو واضح فرمایا کہ غیر اقوام میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے علمی ثانی کے پیش نظر ان اقوام کی فکری نہج اور ذہنی ساخت میں تبدیلی اور ان کے مخصوص خصائل کو مدنظر رکھنا ضروری ہے

مبلغین کرام کی تقاریر کے بعد جامعہ کے پرنسپل مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے دلچسپ اور پر از معلومات تقاریر پر ان کا شکریہ ادا کیا اور جامعہ کے طلبہ کو ان کے بیان کردہ نصائح سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی *

فرانس نے اپنے وفد کو جنرل اسمبلی سے واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا

پیرس ۳؍ اکتوبر۔ فرانسیسی کابینہ نے کل رات ساڑھے چار گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد جنرل اسمبلی سے فرانسیسی وفد کو واپس بلانے کی اجازت دیدی۔ نیز یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ میں فرانس کے مستقل وفد کو بھی ہدایت کر دی جائے کہ وہ کام کرنا بند کر دے یہ اقدام اس لئے کئے جا رہے ہیں کہ جنرل اسمبلی نے فرانس کے احتجاج کے باوجود الجزائر کے مسئلے پر غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اچھوتوں کو مندر میں داخل ہونے سے روک دیا

دہلی ۳؍ اکتوبر۔ کل یہاں تقریباً ۳۰۰ اچھوتوں نے جین مندر میں داخل ہونے کی کوشش کی لیکن جینیوں نے انہیں داخل نہیں ہونے دیا۔ تصادم میں ۱۰ آدمی بری طرح زخمی ہوئے

درخواست دعا

خاکسار کا دایاں کان ایک لمبے عرصہ سے ماؤف ہے۔ چند ماہ سے یہ تکلیف بڑھ رہی ہے اور کان کے اندرونی حصہ کا زخم بڑا ہوگیا ہے جس کے باعث تشویش ہے احباب کرام صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ملک محمد عبد اللہ مینجر الفضل ربوہ

ضروری اعلان

ماہ ستمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک دفتر روزنامہ الفضل میں پہنچ جانی چاہئیے!

(مینجر الفضل ربوہ)